13341 ـ ايك چيز ہي كئي گاہكوں كومختلف ريٹ ميں فروخت كرنا

سوال

ايك مسلمان بھائي ايك شوز ہاؤس پر ملازم ہے اور دوكان كےمالك مسلسل ريٹ ميں تبديلي كرتےرہتےہيں، مثال كےطور پر: ايك شخص پچاس ڈالر كا سامان خريدتا ہے، اور دوسرے شخص كو يہي مال نوے ڈالر كا ديا جاتا باوجود اس كےكہ مال پر ريٹ ساٹھ ڈالر واضح كيا گيا ہے، تو كيا اس طريقہ سے ريٹ ميں تبديلي كرنا جائز ہےاور كيا يہ تجارت ميں عدل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بائع كو چاہيےكہ وہ مال اس ريٹ پر فروخت كرے جوماركيٹ كےبرابر ہو، اگر وہ ماركيٹ كےريٹ كےعلاوہ فروخت كرتا ہے تو اس كي دو حالتيں ہيں:

پہلي حالت:

كہ ماركيٹ كےريٹ سےكم قيمت پر سامان فروخت كرے، مثلا: اگر وہ اپنےكسي دوست كودينا چاہے، تواس ميں كوئي حرج نہيں يہ جائز ہے، اور بائع كوايسا كرنےسے منع نہيں كيا جاسكتا، ليكن اگر وہ دوسرے تاجروں كونقصان دينےكےليےايسا كرے توايسا كرنا جائز نہيں كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

(نہ خود نقصان اٹھائے اور نہ كسي كو نقصان دے) ابن ماجہ حديث نمبر (2340) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (896) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

دوسري حالت:

ماركيٹ كےريٹ سے زيادہ ريٹ ميں فروخت كرے:

اگر تو ريٹ ميں كچھ زيادتي ہو مثلا ماركيٹ ميں بيس ہے اور وہ بائيس كا بيچے تو يہ جائز ہےيہ لوگوں كي عادت ہےكہ اس ميں كوئي پكڑ نہيں كرتا.

ليكن اگر ريٹ ميں فرق زيادہ ہو، خريدار كو ريٹ معلوم ہي نہيں ، مثلا جوچيز ساٹھ كي ہے وہ نوے كي بيچے (جيسا

کہ سوال میں مذکور ہے) توایسا کرنا جائز نہیں بلکہ یہ دھوکہ اورفراڈ ہے، اورخریدار کوجب علم ہو جائے تواسے اختیار حاصل ہے کہ وہ چیز واپس کردے، اسے علماء کرام خیار غبن (دھوکہ) کا نام دیتےہیں. دیکھیں: المغني (4 / 18) .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایسے تاجر کا حکم کیا ہے جو لوگوں کو چیزیں مختلف ریٹ پر فروخت کرتا ہے حالانکہ چیز ایك ہي ہے، مثلا کسي کو تو وہي چیز دس میں اور کسي کو بیس اور کسي تیسرے شخص کو پانچ میں فروخت کرتا ہے تو کیا کیا ایسا کرنا جائز ہےیا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

اگر توقیمت میں اختلاف کا سبب مارکیٹ میں اختلاف ہے اور اس مال کي قیمت ایك دن زیادہ ہوجاتي اور دوسرے دن کم تواسے مارکیٹ کےریٹ کےمطابق فروخت کرنےمیں کوئي حرج نہیں اور نہ ہي اس میں کوئي ممانعت ہے، لیکن اگر کسي چیز کي قمیت میں اختلاف گاہك کي ہوشیاري کي بنا پر ہے کہ گاہك خریداري میں ہوشیار ہےیانہیں تودوکاندار دیکھتا ہے کہ گاہك اتنا ہوشیار نہیں تووہ اس پر غالب ہوجاتا ہےاور اگر ہوشیار ہو تو قیمت میں کمي کردیتا ہے تویہ جائز نہیں اس لیے کہ یہ دھوکہ میں شامل ہوتا ہے اور خیر وخواہي کےخلاف ہے.

حالانکہ حدیث میں بیان ہوا ہےکہ تمیم داري رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتےہیں رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

(دین خیر خواہي ہے، صحابہ نےعرض کیا اے اللہ تعالي کےرسول صلي اللہ علیہ وسلم کس کےلیے؟ تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےفرمایا: اللہ تعالي کےلیے اور اس کي کتاب کےلیے اور اس کےرسول کےلیے اور مسلمانوں کے اماموں کےلیے اور عام مسلمانوں کےلیے) صحیح مسلم حدیث نمبر (55) .

اور جس طرح وہ دوکاندار اس پر راضي نہیں کہ اس کےساتھ کوئي بھي ایسا کرے توپھر وہ خود اس بات پر کس طرح راضي ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کےساتھ ایسا سلوك کرے؟ !

لھذا انسان جہاں ہےاس جگہ کےمطابق اس کي فروخت ہوني چاہیے، اور اسے چاہیے کہ وہ گاہك کي کنند ذہني کے سبب ایك کوکچھ ریٹ اور دوسرے کو کچھ ریٹ پر اشیاء فروخت نہ کرے.

اور رہا یہ مسئلہ کہ وہ اپنےکسي دوست اور ساتھیوں کو قیمت سے کچھ کمي کردے تو اس میں کوئي حرج نہیں، یا پھر سامان مارکیٹ کي ریٹ کے مطابق فروخت کردے، پھر کوئي اور شخص آئےجو اسے ریٹ میں کمي اور اس سے

سودے بازي كرے تويہ اسے كوئي نقصان نہيں دےگا، اس ليے كہ وہ عادي ريٹ سے باہر نہيں گيا. اھ .

ديكھيں: فتاوي للتجار ورجال الاعمال (42) .

واللہ اعلم .